سوال

(469) بیوہ کے تمام اخراجات بھائی پورے کرتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد حسین بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک بیوہ اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے اس کا بھائی اس کے تمام اخراجات پورے کرتا ہے کیا بیوہ کے لیے جائز ہے کہ وہ بلا اجازت اپنے بھائی کے گھر سے کوئی چیز اٹھا لے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حقوق اور فرائض عائد کیے ہیں دو طرح کے ہیں : (1) حقوق اللہ (2) حقوق العباد)

سوال میں ذکر کردہ بیوہ کا بھائی کے گھر سے بلا اجازت کوئی چیز اٹھانے کا تعلق حقوق العباد سے ہے اگر کوئی ایسی چیز اٹھائی جاتی ہے جس کی عام طور پر پروا نہیں کی جاتی تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں ایسی چیزوں کے بارے میں باز پرس نہیں ہوگی اس کے برعکس ایسی چیز اٹھائی جاتی ہے جن کا مالک ضرورت مند ہے تو اگر بھائی نے مطلق طور پر اسے اجازت نہیں دی ہے تو قیامت کے دن ایسی اشیاء کے بلا اجازت استعمال پر ضرور موخذہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس کسی نے اپنے بھائی کا حق دبا یا اسے چاہیے کہ اپنے لے اس سے خلاصی کی کوئی سبیل پیدا کرے کیوں کہ قیامت کے دن وہاں درہم نہیں ہوں گے بلکہ وہاں تو اس کی نیکیاں لے کر حق تلفی کی جائے گی اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کو اس کا حق دینے کے لیے اس کی برائیاں حق دبانے والے کے کھاتے میں ڈال دی جایں گی ۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

اس حدیث کے پیش نظر بہن کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کی بلا اجازت اٹھائی ہوئی چیز واپس کرے اگر وہ موجود نہیں بلکہ انہیں استعمال کر لیا گیا ہے تو ان کی قیمت ادا کرے یا اپنے بھائی سے معاف کروالے کیوں کہ قیامت کے دن پیش آنے والی ندامت سے بہتر ہے کہ دنیا میں ندامت اٹھانے لے حدیث میں ہے کہ اہل جنت کو اس وقت تک جنت میں داخل ہو نے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک ان کے باہم معاملات اور لین دین صاف نہیں ہوجاتے بلکہ جنت میں داخل ہونے سے انہیں ایک پل پر روک لیا جائے گا جب وہ حقوق کے متعلق پاک صاف ہوجائیں گے تو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی ۔ (صحیح بخاری : کتاب الرقاق)

واضح رہے کہ قیامت کے دن زر مبادلہ کے طور پر انسان کی نیکیاں اور برائیاں ہی کام آئیں گی لہذا ضروری ہے کہ معاملات کے کے متعلق انسان ہلکا اور پاک صاف ہوتا کہ دنیا میں اس کی کی ہوئی محنت دوسروں کے کھاتے میں نہ پڑ جائے حقوق العباد کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر کسی نے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا حق مارا ہوگا اسے سامنے لایا جائے گا ۔ (21/الانبیاء : 47)

لہذا ہمیں حقوق العباد کے متعلق بہت حساس ہونا چاہیے مالی معاملات کے علاوہ دیگر حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:473